اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰ | منگل ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ ، ۲۷ اخاء ۱۳۶۰ ہش ، ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۵ اخاء/اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ کے دانت میں تکلیف ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کامل و عاجل عطا کرے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے - احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین -

• امریکہ سے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع آئی ہے کہ مکرم حفاظت حسین صاحب زیدی ابن مکرم حاجی سید شرافت حسین صاحب (نیو احمدیہ فرنیچر کراچی) کا نوزائیدہ بچہ بوجہ اسہال سخت بیمار ہے - حالت تشویشناک ہے ہسپتال میں داخل ہے - اس بچے کی لمبی عمر اور صحت کاملہ عاجلہ کے خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت سے عاجزانہ اور درد دل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں -

(خلیفہ صباح الدین مربی سلسلہ النور سوسائٹی کراچی)

• مکرم میجر منظور الحسن صاحب کا اسلام آباد میں آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے - قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں جزاکم اللہ -

(بشارت احمد بشیر
نائب وکیل التبشیر ربوہ)

احمدی خواتین کو استعدادوں کی نشوونما کے لئے میدان میں سب سے آگے ہونا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک ہم ان میدانوں میں بالادستی حاصل نہیں کریں گے دنیا کی مغرور اور متکبر قومیں اسلام کی طرف نہیں آئیں گی

ذیلی تنظیموں خدام اور لجنات کو بتانا ہوگا کہ ان کے ارکان اس سلسلے میں کیا لائحہ عمل اختیار کریں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ۲۱ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ: ۲۴ اخاء/اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز آج یہاں دن کے گیارہ بجے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تک ہم صحت جسمانی، علمی، اخلاقی اور روحانی میدان میں بالادستی حاصل نہیں کریں گے مغرور اور متکبر قومیں اسلام کی طرف نہیں آئیں گی - حضور نے فرمایا کہ اب سوئے رہنے، اونگھنے یا سستی کرنے کا زمانہ نہیں رہا - جماعت احمدیہ ایک بڑے عظیم اور بڑے نازک دور میں داخل ہو چکی ہے اور جماعت کی ذمہ داریاں پہلے کی نسبت بہت بڑھ چکی ہیں - حضور نے بڑے پُراثر انداز میں زور دے کر احمدی مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہوش کریں، ہوش کریں، ہوش کریں، ہمت سے کام لیں - آج بلکہ اس وقت یہ عزم اور ارادہ کریں کہ خواہ کچھ ہو جائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر مخالف اسلام کے گھر میں اس کے دل کو جیت کر گاڑنا ہے - حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ محمد کی بات سنو یہ اس لئے بلاتے ہیں کہ تم کو زندہ کریں - حضور نے دعا کی کہ خدا کرے کہ ہم سب زندہ ہو جائیں اور جو زندہ ہیں وہ پہلے سے زیادہ روشن اور مضبوط زندگی گزارنے والے ہوں - اور دنیا ان فوائد سے پوری طرح مستفید ہو جن کا انتظار دنیا پیدائش آدم سے کر رہی ہے -

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دن کے گیارہ بجے کے قریب لجنہ اماء اللہ کے مقام اجتماع واقع احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ تشریف لائے - تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور نے گیارہ بج کر تیرہ منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور گیارہ بج کر پچاس منٹ تک حضور کا خطاب جاری رہا - اس طرح حضور نے ۳۷ منٹ خطاب فرمایا - حضور انور نے خطاب سے قبل تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات میں انعامی تمغہ جات تقسیم کئے (اس کی تفصیل بعد میں دی جائے گی) بعد ازاں حضور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا -

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی پیش گوئیوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو بشارتیں آپ کے نائب کو ملیں ان کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے - جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی اور پندرھویں صدی ہجری میں نو سال کا فرق ہے اور اس سے قبل کہ ہماری زندگی کی دوسری صدی شروع ہو ہم نے بہت سی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں - حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نو سال کے عرصے کے پہلے ہی سال اللہ نے ہمیں بڑے پیار اور بڑے فضلوں سے نوازا ہے -

اللہ تعالیٰ کے افضال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ قرطبہ کی مسجد تکمیل کو پہنچ چکی ہے - صرف میناروں پر کچھ کام باقی ہے - حضور نے بتایا کہ بڑی خوبصورت جگہ پر یہ بڑی خوبصورت مسجد ہے - یہ ایک پہاڑی کے اوپر ایسی جگہ پر واقع ہے کہ اس کے دو اطراف میں بڑی مصروف سڑکیں ہیں اور ہر آنے جانے والے کی نگاہ اس پر پڑتی ہے - حضور نے فرمایا کہ اللہ کی توفیق اور اس کی دی ہوئی رحمتوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے انشاء اللہ اگلے سال اس کے افتتاح کے لئے جائیں گے - حضور نے دوسری خوشی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جاپان میں دو لاکھ ستر ہزار ڈالر کی مالیت کا ایک

(باقی صفحہ ۸ پر)

کیلگری میں جماعت احمدیہ نے ۴۰ ایکڑ زمین خرید لی

زمین کی قیمت ۳ لاکھ ۳۰ ہزار ڈالر ادا کر دی گئی - قبضہ یکم نومبر سے مل جائے گا

کینیڈا کے مبلغ انچارج مکرم منیر الدین صاحب شمس نے اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کینیڈا کے کیلگری مشن نے کیلگری کے علاقے میں چالیس ایکڑ زمین خرید لی ہے - اس زمین کی مالیت تین لاکھ تیس ہزار ڈالر ہے - مکرم شمس صاحب نے الفضل کے نام بھیجی گئی تار میں بتایا ہے کہ اس زمین کے جملہ کاغذات مکمل کئے جا رہے ہیں اور امید ہے کہ یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو باضابطہ طور پر قبضہ مل جائے گا - انشاء اللہ تعالیٰ - مکرم شمس صاحب نے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ اہل کینیڈا کو ہدایت نصیب ہونے اور احباب جماعت کینیڈا کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ اس زمین کو جماعت کے لئے مبارک کرے اور یہاں ہدایت کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے سامان کرے - آمین!)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹- ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۹- ۲۷ اخاء ۱۳۶۰ ہش

ترقی کا ضامن ایک بنیادی وصف

فلاح دارین کے تعلق میں ہم محاسبۂ نفس کی اہمیت پر قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رُو سے تفصیل کے ساتھ روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم سیدنا حضرت اقدس . . . . . کے ارشادات کی روشنی میں اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے متبع ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے ہر آن اپنے نفوس کا محاسبہ کرنا اور اس سے کسی حال میں بھی غافل نہ ہونا از بس ضروری ہے۔

. . . . . .

. . . . . اس لئے آپ نے محاسبۂ نفس سے کبھی غافل نہ ہونے پر بہت زور دیا ہے اور ہمیں نہایت ہی مؤثر انداز میں بار بار توجہ دلائی ہے کہ ہم اپنے خیالات و جذبات، حرکات و سکنات اور افعال و کردار کا مسلسل جائزہ لیتے رہیں تاکہ ہم مسلسل اپنی اصلاح کر کے دوسروں کو راہِ حق کی طرف لانے کا وسیلہ بنے رہیں۔

سیدنا حضرت اقدس نے ابتدائی متبعین میں جو آپ کے اصحاب اور اوّلین مخاطب تھے محاسبۂ نفس کی عادت کو ایسا راسخ کیا کہ آپ کی قوت قدسی کی بدولت ان کیلئے عمل و کردار کے مخصوص راستہ پر گامزن ہو کر تعلق باللہ میں ترقی کرنا قطعاً مشکل نہ رہا اور وآخرین منھم کا مصداق یہ خوش بخت گروہ دیکھتے ہی دیکھتے اس اوجِ کمال کو جا پہنچا کہ دنیا حیرت زدہ ہو کر عش عش کر اٹھی محاسبۂ نفس کے تعلق میں آپ کے مواعظِ حسنہ اس قدر اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ اگر ہم قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے ساتھ ساتھ ان کا بھی بغور مطالعہ کریں اور ان کے مالہٗ و ماعلیہ پر غور کر کے خدا تعالیٰ سے عمل کی توفیق چاہیں تو آج ہمارے لئے بھی حقیقی عبودیت کی منزل کو پالینا از حد آسان ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ محاسبۂ نفس کی اہمیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کا ٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

چونکہ ہر کام اور ہر فعل میں تقویٰ کو مدنظر رکھنے اور لازم پکڑنے ہی کا دوسرا نام محاسبۂ نفس ہے اس لئے آپ نے ساتھ کے ساتھ تقویٰ پر بھی بہت زور دیا اور اس ضمن میں یہ بتاتے ہوئے کہ تقویٰ یا محاسبۂ نفس کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ فرمایا:-

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو..... چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتیٔ نوح صفحہ ۱۷)

اس میں آپ نے واضح فرمایا ہے کہ محاسبۂ نفس کا معیار یہ ہے کہ ہر صبح رات کے بارہ میں اور ہر شام دن کے بارہ میں گواہی دے کہ تمہارا ایک ایک لمحہ نفس کا محاسبہ کرنے اور اس کی اصلاح کرنے میں ہی بسر ہوا ہے اور کسی نوع کی بے راہ روی تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکی ہے۔ محاسبۂ نفس کا کتنا ارفع و اعلیٰ ہے یہ معیار جو آپ نے پیش فرمایا ہے۔ اگر اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کی جائے تو حقیقی عبودیت کی منزل کو پانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آسکتی۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں محاسبۂ نفس نہ کرنے والوں کو فاسق قرار دے کر انہیں بُرے انجام سے ڈرایا ہے اور اس کے بالمقابل نفس کا محاسبہ کرنے والوں کو کامیابی اور جنت کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ آپ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

۱- "جو شخص دنیا سے دل نہ لگاوے اور اپنی حالت پر نظر کرے اور اپنے قصوروں کا تدارک چاہے خدا تعالیٰ اس کو بصیرت بخش دیتا ہے ورنہ بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۷۳)

۲- "اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۳- "ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی دعویٰ کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا..... پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۴- "مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے (یعنی ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اس کی اصلاح میں کوشاں رہتا ہے۔ ناقل) خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہٗ ینظر بنور اللہ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔" (روداد جلسہ دعا مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء)

سیدنا حضرت اقدس . . . . . کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ان بیش بہا نصائح کی وجہ سے ہی آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوا۔ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ اپنے نفس کا ایسا چابک سوار بنا اور اس نے ایک ایک حرکت و سکون کی اس مستعدی سے نگرانی کی کہ جادۂ مستقیم سے ادھر اُدھر ہونے کا امکان جاتا رہا۔ حقیقت یہی ہے کہ جادۂ مستقیم پر گامزن رہنے اور ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا محاسبۂ نفس سے کبھی غافل نہ ہو بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن اپنی ہر حرکت و سکون کا جائزہ لیتا رہے اور جب بھی اسے کوئی خامی نظر آئے اسے دور کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ جس قوم کے افراد اپنے عمل کے احتساب کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہے۔

گناہ کے زہر سے بچانے والی تریاقی قوت

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحتِ نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی تجلیات کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیوں کو دُور کر دے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لئے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں.....

پس گناہوں سے بچنے کا سچا طریق جو مجھے بتایا گیا ہے اور جس کو کُل انبیاء کی پاک جماعت نے اپنے اپنے وقت پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ یہی ہے کہ انسانی جذبات پر انسان کو اُسی وقت کامل فتح مل سکتی ہے اور شیطان اور اس کی ذرّیت کی شکست کا وہی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل پر ایک درخشاں یقین نازل ہو کہ خدا ہے..... پس یہی ہماری غرض ہے جو لے کر ہم دنیا میں آئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰-۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتحِ عراق ــــ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ۔ ربوہ

حضرت سعدؓ ان دس خوش نصیب صحابہؓ سے ہیں جنہیں صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اس دنیا میں جنت کی بشارت ملی ۔ سلسلہ نسب آپ کا اس طرح ہے سعد بن مالک بن وھیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانۃ ۔ کنیت آپ کی ابو اسحاق تھی اور والد کی کنیت ابو وقاص تھی ۔ ان کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں ۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنو زہرۃ سے تھیں اور سعد کا شجرہ نسب عبد مناف بن زہرۃ پر ان کے ساتھ اکٹھا ہوتا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ماموں کہتے ۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز سعدؓ کو آتے دیکھا تو فرمایا

"یہ ہیں میرے ماموں کیا کسی کا ماموں ایسا ہے" (ترمذی ابواب المناقب مناقب سعدؓ)

قبولِ اسلام

حضرت سعد پہلے اسلام لانے والوں میں سے ایک تھے ۔ مسلم میں ان کی روایت ہے کہ

"میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام لایا"

حافظ ابن حجر نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ اس وقت اسلام لانے والے مخفی تھے ان کو علم نہ تھا کہ کون کون اسلام لے آیا ہے ۔ ان کی بیٹی عائشہؓ ان سے روایت کرتی ہیں کہ ابا نے بتلایا

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تاریکی میں ہوں مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا ۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ چاند طلوع ہوا ۔ میں اس کی جانب چل پڑا ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مجھ سے پہلے زیدؓ بن حارثہ ، علیؓ بن ابی طالب اور ابوبکرؓ چاند کی طرف جا رہے ہیں ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں آپ کب پہنچے انہوں نے جواب دیا ابھی ابھی پہنچے ہیں"

سعدؓ کہتے ہیں مجھے یہ خبر مل چکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مخفی طور پر اسلام کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں ۔ چنانچہ میں نے شعب اجیاد میں آپؐ کو ملا ۔ آپؐ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے کہ میں پہنچ گیا اور مسلمان ہو گیا ۔

اسلامی اخوت

یہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعبؓ بن عمیر اور ان کے درمیان اخوت قائم فرمائی بعض نے کہا انصار کے رئیس سعدؓ بن معاذ اور ان کے درمیان مواخات قائم کی تھی اس کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ مکہ میں مصعبؓ بن عمیر کے ساتھ مواخات تھی ۔ مصعبؓ مکہ کے انتہائی خوش حال اور خوش پوش انسانوں میں سے تھے ۔ یہ احد میں شہید ہوئے تھے ۔ اور پورا کفن میسر نہ آیا تھا ان کا کمبل ہی کفن بنا تھا ۔ مشہور صحابی عبدالرحمٰنؓ بن عوف رو دیتے تھے اور سعدؓ بن معاذ تو مشہور رئیس انصار تھے جن کا گھرانہ مدینہ میں سب سے پہلے اسلام لایا تھا ۔ اور یہ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے

کڑا امتحان

حضرت سعد نے اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ حمنہ آڑے آئیں ۔ انہوں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور کہا جب تک اسلام نہ چھوڑو گے کھانا نہ کھاؤں گی ۔ جب ان کی بھوک ہڑتال پر چوبیس گھنٹے گذر گئے تو حضرت سعدؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا عرض کیا ۔ اس پر یہ آیت اتری

وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا (عنکبوت آیت ۹)

کہ اگر تیرے ماں باپ تجھے شرک اختیار کرنے پر مجبور کریں تو اس امر میں ان کی اطاعت فرض نہیں تاہم دنیوی امور میں ان سے حسن سلوک کریں ۔

حضرت سعدؓ گھر آئے اور ماں کو مخاطب ہو کر کہا

لو کانت لك الف نفس
فخرجت نفساً نفساً ما
تركت دینی هذا بشیئ

(مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص اور اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۲)

ماں اگر تجھ میں ہزار جانیں ہوتیں اور میرے سامنے ایک ایک جان نکلتی تب بھی میں اس دین کو ترک نہ کرتا ۔

اس سے پہلے ماں نے سعدؓ کو کہا کہ دیکھو تمہیں والدین سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے ۔ جب تین دن تک اس نے کچھ نہ کھایا نہ پیا تو وہ بے ہوش ہو گئیں ۔ اس پر مصعب کا بھائی اٹھا اور ماں کے منہ میں پانی ڈالا ۔ وہ ہوش میں آئیں تو گالیاں دینے لگیں ۔ (مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص)

اولیتِ سعدؓ

بخاری میں حضرت سعدؓ کی روایت درج ہے

اِنِّی لاَوَّلُ العرب رمٰی بسهم فی سبیل اللّٰه

کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر اندازی کی ۔

اس کی تشریح شارحین نے یہ کی کہ قریش کا قافلہ جب ابوسفیان کی قیادت میں نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہؓ بن الحارث بن عبدالمطلب کی قیادت میں ایک دستہ روانہ کیا جو ساٹھ افراد پر مشتمل تھا ۔ جھنڈے کو گرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ۔ جب دونوں دستوں کا آمنا سامنا ہوا تو سب سے پہلا تیر جو مسلمانوں کی طرف سے پھینکا گیا وہ سعدؓ بن ابی وقاص کی کمان سے نکلا تھا ۔

ایک روایت اسد الغابہ میں آئی ہے کہ صحابہؓ مکہ کی گھاٹیوں میں چھپ کر نماز پڑھتے تھے کہ مشرکین نے انہیں دیکھ لیا ۔ انہوں نے مسلمانوں پر آوازے کسے ۔ طعن و تشنیع کی ۔ بات نے طول پکڑا تو ہاتھا پائی پر نوبت پہنچی ۔ اس موقعہ پر حضرت سعدؓ نے ایک مشرک کے سر پر اونٹ کے جبڑے کی ہڈی ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا ۔ اس طرح یہ پہلا خون تھا جو راہِ حق میں بہایا گیا ۔

(اسد الغابہ جلد ۲ حالات حضرت سعدؓ)

ہجرتِ مدینہ

جب مکہ والوں نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا ۔ تو خدائی منشا کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا تو سعد اپنے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کے ہاں اترے ۔ عتبہ کے ہاتھوں مکہ میں ایک خون ہو گیا تھا اس لئے یہ مدینہ آکر بس گئے تھے ۔

(الطبقات الکبیر جلد ۳)

حضورؐ کی پہرہ داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کے بعد اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ۔ بے شک یہاں آکر فتوحات کے دروازے کھلے لیکن ابتدائی ایام خاص احتیاط کے متقاضی تھے ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات کافی وقت گئے تک حضور سو نہ سکے ۔ آپؐ نے ابھی اس خواہش کا اظہار ہی فرمایا تھا کہ کاش میرے مخلص صحابہؓ میں سے کوئی آج پہرہ دیتا حضور کا یہ فرمانا تھا کہ ہمیں ہتھیاروں کی جھنکار کی آواز سنائی دی ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہتھیار بند کون ہے ؟ اس پر سعدؓ بن ابی وقاص نے عرض کیا یا رسول اللہ سعد حاضر ہے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیونکر آنا ہوا ؟ سعدؓ نے عرض کی میرے دل میں خیال آیا کہ حالات ٹھیک نہیں مجھے آپؐ کی حفاظت کرنی چاہیئے ۔ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا دی اور آپؐ گہری نیند سو گئے ۔

(مسلم فضائل سعدؓ بن ابی وقاص و ترمذی مناقب سعدؓ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

بخاری اور مسلم دونوں میں اس واقعہ کے کیساتھ دعا کی تفصیل نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دعا دی ۔ لیکن حضرت سعدؓ کے مناقب جو امام ترمذی نے بیان کئے ہیں اس میں ان کے بیٹے قیس سے روایت ہے ۔ کہ میرے والد سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی تھی

اللّٰهمّ استجب لسعدٍ اذا دعاك

(ترمذی مناقب ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص)

کہ اے اللہ سعدؓ جب تجھ سے دعا کریں ان کی دعا کو قبول کیجیو ۔

اور اکمال فی اسماء الرجال میں ہے کہ حضورؐ نے انہیں یہ دعا دی تھی ۔

اللّٰهمّ سدد سَهْمَهٗ وَاَجِبْ دعوتهٗ

(اکمال فی اسماء الرجال)

کہ اے اللہ ان کا تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھے اور ان کی دعا قبول کرنا ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی قبولیت کے دو واقعات درج کئے جاتے ہیں ۔

ایک بار کچھ لوگوں نے امیر المومنین حضرت عمرؓ کی خدمت میں حضرت سعدؓ کی شکایت کی ۔ عمر فاروق نے محمدؓ بن مسلم کو تحقیق کیلئے بھجوایا ۔ جراح اسدی نے بعض لوگوں کو شکایت پر اکسایا تھا ۔ محمدؓ بن مسلم نے تحقیق کی تو سبھی نے سعدؓ کی تعریف کی ۔ بنو عبس کے لوگوں سے پوچھا تو اسامہ بن قتادہ نے کہا

انّه لا یقسم بالسویّة ولا یعدل فی القضیة ولا یغزو فی السریة

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تاریخ الکامل لابن اثیر جلد ۳)

کہ یہ تقسیم میں مساوی سلوک نہیں کرتے۔ فیصلوں میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ جنگ میں خود شریک نہیں ہوتے۔

اس پر حضرت سعدؓ نے کہا

"اے اللہ! اگر اس نے ریاء، جھوٹ اور شہرت کی غرض سے یہ کیا ہے تو اسے اندھا اور کثیر العیال کر دے اور یہ فتنوں میں بھٹکتا پھرے"

چنانچہ یہ اندھا ہوا۔ اس کی دس بچیاں ہوئیں شکایت پر اکسانے والا جراح بھی قتل ہوا۔ اور جو بھی اس الزام میں شریک تھے۔ سب کا انجام برا ہوا۔ (تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۶)

ایک شکایت یہ تھی کہ یہ نماز اچھی نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا

سعد! کس طرح نماز پڑھاتے ہو

سعدؓ نے جواب دیا کہ پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا ہوں۔ پچھلی دو مختصر۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ابو اسحاق تم سے یہی امید تھی۔

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۷)

اب دعاء کے دوسرے حصے کا کرشمہ دیکھئے ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جاست

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اللہ اس کا تیر نشانہ پر لگے۔ عامر بن سعدؓ اپنے باپ سعدؓ سے مروی ہیں۔ کہ احد کے روز ایک مشرک بڑی بے جگری سے لڑ رہا تھا اس نے بہت سے مسلمانوں کو زخمی کیا۔ حدیث کے لفظ ہیں احرق المسلمین کہ اس نے آگ لگا رکھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان اس شخص کو اپنے تیر کا نشانہ بناؤ"

سعدؓ کہتے ہیں میں نے ترکش سے تیر نکالا تو ایسا تیر نکلا جس کا پھل غائب تھا میں نے کمان میں تیر چڑھایا اور اس کی پیشانی کا نشانہ لیا۔ تیر لگا تو وہ چکرا کر اس طرح گرا کہ ٹانگیں اوپر ہو گئیں وہ ننگا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا تو آپ ہنس پڑے (مسلم فضائل سعدؓ)

سعدؓ کا اعزاز

ان کی یہ بھی فضیلت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا

"میرے باپ تجھ پر قربان"

اور یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز اور بڑی فضیلت ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔

اِرْمِ اَیُّھَا الغلام الحزور

(ترمذی مناقب سعد بن ابی وقاص)

اے بھرپور نوجوان سعد! تیر اندازی کر"

حضرت علیؓ کی بخاری میں روایت ہے کہ یہ اعزاز صرف اور صرف سعدؓ کے حصہ میں آیا۔ بعض جگہ سعدؓ بن مالک ہے اور بعض جگہ ان کی کنیت سے ان کا نام سعدؓ بن ابی وقاص آیا ہے۔ لیکن بخاری کی روایت ہے کہ ابو طلحہؓ کو بھی اُحد کے روز حضور نے فرمایا تھا

اِرْمِ فداک ابی و امی

کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر اندازی کر۔

چنانچہ اس دن ابو طلحہؓ نے دو یا تین کمانیں توڑیں۔ حدیث کے شارحین نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ الفاظ فرمانا حضورؐ کی الطاف کریمانہ اور اپنی محبت اور صحابی کے مقام اور مرتبہ کی افضلیت کی دلیل ہے۔

(نووی جلد دوم صفحہ ۲۸۰)

تیر انداز اور شجاع سعدؓ

حضرت سعدؓ اپنے ایمان اخلاص اور شجاعت کی وجہ سے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ابن سعد کہتے ہیں۔ سعدؓ بدر، اُحد میں شریک ہوئے اور اُحد میں ان کی استقامت کے بارہ میں یہاں تک بھی آتا ہے۔ کہ جب خالدؓ بن ولید کے اچانک حملہ کی وجہ سے کئی صحابہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ ابو عثمان کی روایت ہے کہ طلحہ اور سعد ہر جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے (مسلم) وہ جنگ خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک تھے۔ اور خیبر اور فتح مکہ میں بھی وہ شامل تھے۔ بلکہ فتح مکہ کے تاریخی دن مہاجرین کے ایک دستہ کے وہ علمبردار بھی تھے۔ آخر میں ابن سعدؓ نے لکھا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور تیر اندازوں میں سے تھے

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۱)

اُسد الغابہ میں ہے سعدؓ بدر، احد، خندق اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ اور اُحد کے دن تو یہ بہت بڑی آزمائش میں پورے اترے (فتوح البلدان)

فتوح البلدان کے مصنف علامہ بلاذری نے جہاں جنگ قادسیہ کا ذکر کیا ہے۔ وہاں سعدؓ کی قیادت کی وجہ یہی بیان کی کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا

انہ رجل شجاع رام

کہ سعد دلیر اور بہترین تیر انداز ہے

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

ان کی بیٹی عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے ابا سعدؓ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اَلَا ھَلْ اَتٰی رسول اللہ انی
حمیت صحابتی بصدور نبلی
اذود بھا عدوھم ذیاداً
بکل حزونۃ و بکل سھل
فما یفند رام من معد
بسھم مع رسول اللہ قبلی

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۱)

سنو! کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی ہے کہ میں نے اپنی رفاقت کا حق تیروں کے پھلوں سے ادا کیا ہے۔ میں ان تیروں سے ان کے دشمنوں کو ہر جگہ ان سے دور رکھتا ہوں مجھ سے پہلے معد قبیلہ کے کسی تیر انداز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تیر اندازی نہیں کی۔

زہری کہتے ہیں احد کے روز انہوں نے ایک ہزار تیر برسائے تھے (اسد الغابہ)

ان کی شجاعت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ بدر کے روز ان کے چھوٹے بھائی عمیرؓ بن ابی وقاص اس ڈر سے صفوں میں چھپ گئے کہ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے نکال نہ دیں۔ چنانچہ یہ خدشہ درست ثابت ہوا (حضورؐ نے انہیں چھوٹا ہونے کی وجہ سے واپس کر دیا) تو یہ رو پڑے کہ میں شہادت سے محروم رہ جاؤں گا۔ حضور نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت سعدؓ نے خود ان کی تلوار باندھی۔ چنانچہ یہ بدر میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر سولہ سال تھی عمرو بن عبدود نے انہیں شہید کیا تھا

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

ان کی شجاعت پر دال ایک اور واقعہ بھی احادیث میں مروی ہے۔ ایک موقعہ پر بہت بڑا مال غنیمت حضور صلی اللہ علیہ کی خدمت میں موصول ہوا۔ سعدؓ نے اس میں سے ایک تلوار انتخاب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی "حضور مجھے یہ تلوار عنایت فرما دیجئے۔ اس تلوار کی قدر میں جانتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جہاں سے یہ تلوار لی ہے وہیں رکھ دو"

سعدؓ کہتے ہیں میں تلوار رکھنے کیلئے گیا۔ لیکن مجھے پھر یہ خیال آیا ایسی تلوار کو کیوں چھوڑتے ہو میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ تب حضورؐ نے بلند آواز سے کہا۔

"جہاں سے یہ تلوار لی ہے وہیں اسے رکھ دو"

اس پر یہ آیت اتری۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

(الانفال آیت ۱)

مال غنیمت میں سے صرف ایک اعلیٰ تلوار کا انتخاب جہاں حضرت سعدؓ کے میلان کا غماز ہے۔ وہاں حضور کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کو دیانت و امانت کے کس اعلیٰ معیار پر قائم کرنا چاہتے تھے یقیناً وہ امین تھے۔ وہ خدا کی طرف سے امین بن کر آئے تھے۔ آپؐ نے امانت کی حفاظت کا کتنا اعلیٰ درس دیا کہ خواہ نفس کو کتنی ہی کوئی چیز پسند ہو اپنے خود اس میں سے انتخاب کر لینا مناسب نہیں۔

(باقی)

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"
(ارشاد حضرت اقدس)

صحابہ کرامؓ کا بلند مقام

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارے ہادیٔ اکمل کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلا وطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیۂ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خوف بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲-۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کے حقوق

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد - ربوہ

والدین انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے لئے سراپا محبت و شفقت ہوتے ہیں۔ وہ خود تکلیف اٹھا کر اور قربانیاں دے کر بھی اولاد کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ بچے کی تکلیف دیکھ کر وہ اپنا آرام بھول جاتے ہیں اور ہر ممکن طریق سے اس کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ایسی مشفق اور مہربان ہستیاں یقیناً عزت و احترام کی مستحق ہیں جب وہ بڑھاپے کو پہنچتے ہیں تو ضرور انہیں مدد اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت اولاد کا فرض ہے کہ وہ ان کے حقوق کا خیال رکھے اور انہیں ہر ممکن آرام اور سہولت مہیا کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاص طور پر والدین کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان کے ساتھ احسان کا سلوک روا رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے:۔

"وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝"

(بنی اسرائیل آیت: ۲۴-۲۵)

یعنی تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر رحم اور مہربانی فرما کیونکہ انھوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش اسی جذبہ کے ماتحت کی تھی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ وقت یاد دلایا ہے جب اس کے والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں وہ کام کاج کے قابل نہیں رہتے اور اپنی ضروریات کے لئے اولاد کے محتاج ہوتے ہیں اور پھر اُسے نصیحت فرمائی ہے کہ وہ ان کے حقوق کا خیال رکھے اور ان سے نیک سلوک کرے۔ ان کی خدمت کرے ان کے جذبات کا خیال رکھے کوئی دلآزار بات ان سے نہ کہے۔ نہ صرف یہ کہ اپنے وسائل کے لحاظ سے ان کی خدمت میں لگا رہے بلکہ ان کے لئے دعائیں بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت کا سلوک فرمائے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ سوال دریافت کیا گیا کہ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں تو آپؐ نے فرمایا:۔

"هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ"

(ابن ماجہ)

کہ وہ دونوں تیرے لئے حصولِ جنت یا دوزخ کا ذریعہ ہیں۔

یعنی اگر تو ان سے بُرا سلوک کرے گا تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا اور اگر ان کی خدمت بجا لائے گا اور حسنِ سلوک روا رکھے گا تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

جو لوگ والدین کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے اور ان کی خدمت نہیں بجا لاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔"

(مسلم)

کہ خاک آلود ہو اس کی ناک اور اسے عزت نصیب نہ ہو۔ حضورؐ نے یہ فقرہ تین دفعہ دُہرایا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور کس بدقسمت کا ذکر فرما رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اس شخص کا جس نے اپنی زندگی میں اپنے بوڑھے والدین میں سے ایک یا دونوں کو پایا اور پھر بھی ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا اور رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۶)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ان احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے!

(آمین!)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب ۱۴ اکتوبر صبح ۳ بجے خان گڑھ کے نزدیک بس کے المناک حادثہ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ مرحوم سیالکوٹ شہر کے مخلص کارکن تھے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم بہن بھائیوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں ان کی جدائی برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(امان اللہ قریشی محلہ دھاروال۔ مکان ۳۳/۹ سیالکوٹ شہر)

چوہدری محمد صادق صاحب باجوہ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس ولد مکرم چوہدری خدا بخش صاحب باجوہ مورخہ ۴ جون ۱۹۸۱ء بروز اتوار صبح ۴ بجے سول ہسپتال حیدرآباد میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

آپ کافی عرصہ سے علیل تھے۔ درمیان میں جب بھی افاقہ ہوتا تو اپنے دنیاوی امور سرانجام دینے لگ جاتے۔ پندرہ سولہ دن پیشتر آپ اپنی زمینوں پر کنری پاک گئے ہوئے تھے کہ وہاں دائیں پہلو پر فالج کا حملہ ہوا۔ سول ہسپتال حیدرآباد میں بغرض علاج داخل کروائے گئے لیکن کوئی علاج کارگر نہ ہو سکا اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حلقہ لطیف آباد حیدرآباد کے صدر جماعت کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شامل ہونا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ بیماری کا لمبا عرصہ آپ نے بڑے حوصلہ اور تحمل سے گزارا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(بشیر عزیز لیکچرار سچل سرمست کالج حیدرآباد بنگلہ نمبر ۵ لطیف آباد نمبر ۶ حیدرآباد۔)

(۲) مکرم چوہدری محمد بدرالدین صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بارہ بجے رات وفات پا گئے۔ احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

مرحوم انتہائی مخلص سلسلہ کے فدائی اور دین کی غیرت رکھنے والے تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

(ڈاکٹر محمد عبداللہ بزرگوال ضلع گجرات)

خدام الاحمدیہ اور تعلیم القرآن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعتِ اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ ..... خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمایئے۔ سالانہ چندہ۔ پندرہ روپے صرف، مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور ایک ماہ سے بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد غضنفر چیمہ ولد چوہدری نور محمد صاحب چیمہ صدر جماعت احمدیہ چک ۵۴۳ ای بی ضلع دہاڑی)

(۲) میرے ماموں جان مرزا نذیر احمد راجوروی جو حضور کی اسٹیٹ محمود آباد، ناصر آباد اور مبارک آباد میں تقریباً ۲۵ سال بطور منشی رہے۔ کا گردہ کی پتھری کا آپریشن ۱۹ اکتوبر کو راجپوتانہ ہسپتال حیدر آباد میں ہوا ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ماسٹر محمد حنیف بھٹی میرپور خاص (سندھ)

(۳) میری لڑکی عزیزہ راشدہ پروین کو شدید اعصاب اور دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے تمام احباب جماعت سے لڑکی کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی الطاہر ۱۵/۳ باب الابواب ربوہ)

(۴) میرے لڑکے عزیزم ارشد محمود نے ملازمت کے لئے بنک میں انٹرویو دیا ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزم کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

(۵) خاکسار ان دنوں مالی پریشانیوں کا شکار ہے۔ بزرگوں سے ان کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک مبارک احمد انگوری فلیٹ باغبانپورہ لاہور)

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کے نمایاں وعدے

(۲۹)

۵۴۶	مکرم اقبال احمد صاحب صابری	اسلام آباد	۵۰۰ — ۰۰
۵۴۷	" میاں رشید احمد صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۵۴۸	" محمد برہان شاہد صاحب	ٹیکسلا	۵۰۰ — ۰۰
۵۴۹	محترمہ امۃ المتین صاحبہ A-5/16-1	"	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۰	مکرم ملک رفیق احمد صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۱	" خواجہ محمد رفیق صاحب	گوجر خان	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۲	" " عبدالمنان صاحب گھی والے	"	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۳	" چوہدری محمد لطیف احمد صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۴	محترمہ بیگم صاحبہ آفتاب حسین صاحب	مری	۵۰۰ — ۰۰
۵۵۵	مکرم محمد عبداللہ خان صاحب	پشاور	۱۳۰۰ — ۰۰
۵۵۶	" حاجی بختیار احمد صاحب بمعہ والدہ صاحبہ	"	۱۵۰۰ — ۰۰
۵۵۷	" ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	۱۵۰۰ — ۰۰
۵۵۸	" بشیر احمد خان صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ	"	۱۵۰۰ — ۰۰
۵۵۹	" مبشر احمد صاحب بنگش	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۵۶۰	" سید محمد حسن صاحب	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۵۶۱	محترمہ لیڈی ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	"	۱۲۵۰ — ۰۰
۵۶۲	" مس شمیم شریف صاحبہ	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۵۶۳	مکرم عبدالعزیز، عبدالحی صاحبان	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۵۶۴	" ڈاکٹر عزیز الدین صاحب	پبی	۱۲۰۵ — ۰۰
۵۶۵	" حکیم فضل محمد صاحب بمعہ اہل و عیال	"	۱۰۵۰ — ۰۰

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

انابت الی اللہ، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے زندگی بخش ماحول میں اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ!

۲۴ واں سالانہ اجتماع انصار اللہ

(منعقدہ ۳۰-۳۱ اخاء/اکتوبر و یکم نبوت/نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء)

جلسہ سالانہ کے میدان

میں منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ!) مجالس کی سو فیصد نمائندگی کے علاوہ ہر مجلس کے انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شرکت سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان

کے موجودہ خریداروں کے لئے خصوصی رعایت

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ خریداری بالترتیب -/۱۵ روپے اور -/۱۲ روپے ہے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت وغیرہ کی موجودہ مہنگائی کے پیش نظر یہ چندہ بہت کم ہے۔ اس بناء پر آپ کے اپنے یہ رسائل بہت خسارے میں جا رہے ہیں۔ اور ان رسائل کے اکثر اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پورے کرتی ہے لہٰذا چندہ خریداری میں اضافہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر غور ہے لیکن صدر محترم نے صرف موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ دس نومبر ۱۹۸۱ء تک خریداری کی تجدید کروا لینے والے خریدار پرانی شرح سے چندہ ادا کر سکیں گے۔

اس لیے اگر آپ اس رعایت فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چندہ خریداری ادا فرما دیں۔ یا منی آرڈر بھجوا کر یا وی پی وصول کر کے رقم کی ادائیگی کر دیں۔

منی آرڈر یا چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ بھکر کے زیر اہتمام جلسہ کا انعقاد

۱۱ ستمبر ۸۱ء کو بھکر ضلع میانوالی میں صبح آٹھ بجے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ میانوالی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد علی الترتیب تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی۔ تقاریر۔ مضمون نویسی۔ دینی معلومات۔ بیت بازی اور اذان کے مقابلے ہوئے۔ یہ کارروائی ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہی۔ سوا بارہ بجے باہر سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اور اس کے بعد جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں محترم مربی صاحب نے انعامات تقسیم کئے جس کے بعد آپ نے تقریر فرمائی جس میں والدین اور بچوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اجلاس میں اطفال اور خدام کے علاوہ انصار اللہ اور مستورات نے بھی حصہ لیا۔ اجلاس کے اختتام پر تمام دوستوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی اور سب کا گروپ فوٹو لیا گیا۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع میانوالی)

مجالس انصار اللہ ماہانہ رپورٹ کارگذاری بروقت مرکز میں بھجوائیں (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۹۳

مَیں شریف بیگم زوجہ حکیم محمد رمضان صاحب قوم ڈھڈی پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن میانی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۷-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد چھ ہزار روپے (Rs 6,000)
۲۔ زیورات طلائی ۲ تولہ ۳ ماشے مالیتی -/۳۸۲۵ روپے۔
۳۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۲ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شریف بیگم زوجہ حکیم محمد رمضان صاحب احمدیہ شفاخانہ میانی ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ حکیم محمد رمضان خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ مخدوم الطاف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۴۷۹۴

مَیں حاجی اللہ بخش ولد میاں حاجی قادر بخش صاحب قوم پوری راجپوت پیشہ بے کار عمر ۶۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰-۱۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد اسّی ہزار روپے (Rs 80,000)
۲۔ ایک عدد مکان پختہ واقع کوٹ مومن برقبہ ۵ مرلے مالیتی بیس ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ یک صد پچاس -/۱۵۰ Rs روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک از پسران مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حاجی اللہ بخش ولد میاں حاجی قادر بخش صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔
گواہ شد: منیر احمد عابد شاہد وصیت ۲۳۰۸۴ مربی سلسلہ حلقہ کوٹ مومن
گواہ شد: صلاح الدین وصیت ۴۸۸۹ رحیم پارک لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۷۹۵

مَیں طاہر مہدی امتیاز احمد شاہد ولد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ مربی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زرعی اراضی ۱۵ ایکڑ واقع چک ۳۷۰ T.D.A ضلع مظفر گڑھ مالیتی -/۴۵,۰۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاسی ۲۸۵ Rs روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں اور مندرجہ بالا زمین سے مجھے کوئی آمد نہیں ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: طاہر مہدی امتیاز احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ مختار احمد چیمہ ولد چوہدری برکت علی مربی سلسلہ۔
گواہ شد:۔ غلام رسول شاکر چک ۱۶۱ امراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۴۷۹۶

مَیں ساجدہ ظفر زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم بندیشہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۰¾ تولہ مالیتی اکیس ہزار پانچ سو روپے (-/۲۱۵۰۰ Rs)
۲۔ سلائی مشین مالیتی -/۴۵۰ روپے۔
۳۔ گھڑیاں دو عدد مالیتی -/۷۵۰ روپے۔
۴۔ حق مہر -/۵,۰۰۰ روپے۔
۵۔ زرعی زمین تین ایکڑ واقع چک ۳۷۰ T.D.A ضلع مظفر گڑھ مالیتی اندازاً نو ہزار روپے

مجھے زمین سے کوئی آمد نہیں جو کہ وصیت میں درج ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ساجدہ ظفر لیہ ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:۔ طاہر مہدی امتیاز احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
گواہ شد:۔ چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۷۹۷

مَیں چوہدری ظہیر احمد ولد چوہدری ظفر احمد صاحب قوم جٹ ہندل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۰/۱ شکار پور کالونی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۶-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ ظہیر احمد ولد چوہدری ظفر احمد ۶۰/۱ شکار پور کالونی کراچی ۵۔
گواہ شد:۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد:۔ چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد شاہدرہ ٹاؤن میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ملک عبد اللطیف صاحب سکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور و ناظم انصار اللہ ضلع لاہور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور اور چوہدری نصیر احمد صاحب نائب ناظم انصار اللہ لاہور نے شرکت فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد مولوی منیر الدین احمد صاحب نے غیر ممالک میں تبلیغ اور تعمیر مساجد کی سلائیڈز پکچر دکھلائیں اور ساتھ ساتھ تصاویر کی وضاحت بھی کی۔ سلائیڈز کے بعد مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جو کہ بہت کامیاب رہی۔ اس اجلاس میں کل حاضری ۱۳۰ کے قریب تھی جس میں ۲۵ غیر از جماعت تھے۔ اختتام پر مکرم سکوہی صاحب نے دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ ارشاد حضور

بنا بنایا مکان احمدیہ مشن ہاؤس کے لئے خرید لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک اور فضل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ کیلگری (کینیڈا) میں جماعت کو شہر سے ۷۔۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ۴۰ ایکڑ زمین جس پر ایک بہت بڑا مکان بنا ہوا ہے، جماعت کو مل گئی ہے حضور نے فرمایا کہ اللہ تو بڑے ہی فضل کرنے والا ہے ہم ہی ناشکرے بن جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ کل میں نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں اس صدی کا پروگرام اور صدی کی اہمیت بیان کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر جس قدر ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اس کے مقابل پر اللہ نے اتنی ہی بشارتیں بھی دی ہیں۔ قرآن نے فرمایا ہے کہ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۰)

یعنی تم کمزور تو ہو مگر کمزوری نہ دکھانا کیونکہ جس کا دامن تم نے پکڑا ہے وہ کمزور نہیں، تم گنہگار تو ہو مگر اپنے گناہوں کے متعلق سوچتے رہنے سے کوئی غم نہ پیدا ہونے دینا کیونکہ وہ خدا جو بخشنہار ہے اس کا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم اپنی کمزوریوں سے توبہ کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں پر مغفرت کی چادر ڈال دے گا اور پھر اس نے بشارت دی کہ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے رہو گے تو ہر شعبۂ زندگی میں تمہاری بالادستی ہوگی اور تمہاری کمزوریوں کے باوجود اللہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوشش اور طاقت کے حصول کے چار میدان ہیں جسمانی صحت، ذہنی طور پر سبقت لے جانا، اخلاق کا حسن اور نور نیز روحانی رفعتیں حاصل کرنا۔ اگر تم ان چاروں میدانوں میں اللہ تعالیٰ کی وحی کی اتباع کرو گے تو خدا کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا۔

حضور نے صحت جسمانی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا مناسب غذا کھائی جائے اور ورزش کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ ورزش کوئی مشکل کام نہیں۔ احمدی عورتوں کے لئے اونچی دیواروں والے کسی ایسے احاطے کا انتظام کیا جائے جہاں پردہ اکٹھی ہو کر ورزشیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی عورت اور بچی کو دنیا میں سب سے زیادہ صحت مند ہونا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ پڑھائی کے میدان میں بھی آگے نکلے گی کیونکہ بیمار جسم صحیح محنت نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ سب عورتیں دل میں عہد کریں کہ نئے حالات کے نئے تقاضوں میں آپ میں سے ایک بھی خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کرے گی۔ اس کا پہلا مطالبہ یہی ہے کہ اپنی صحتیں ٹھیک کرو۔ علم میں ترقی کرو۔ جو عورتیں پڑھنا جانتی ہیں انہیں ایسی کتابیں مہیا کی جائیں گی جو ان کے ذہن کو تیز کریں گی۔ حضور نے فرمایا کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا صرف طالب علموں کے لئے نہیں یہ ہر عمر کے مرد و عورت کی دعا ہے۔ یہ دعا اُس کے لئے بھی ہے جس کی زندگی کے تین دن بھی باقی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس کام کے لئے نظام میں بھی تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ مرکز کس طرح آپ سے ملاپ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ وقف عارضی کی سکیم میں عورت اپنے خاوند، باپ یا بھائی کے ساتھ وفد میں شامل ہو کر جا سکتی ہے۔ ایسے جو وفود وقفِ عارضی پر جائیں انہیں چاہیئے کہ وہ لجنہ کو اطلاع دیں اور وقفِ عارضی کے دوران لجنہ کی تنظیم کا کام کریں۔ جو پروگرام انہیں دیا جائے گا ان لائنوں اور خطوط پر کام کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری احمدی خواتین اور بچیوں کو صحت کے میدان میں سب سے زیادہ صحت مند، ذہانت کے میدان میں سب سے زیادہ ذہین ہونا چاہیئے اور اخلاق کے میدان میں نور اور حسن کا ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جس سے دوسری خواتین کے دل جیتے جا سکیں اور روحانی رفعتوں میں ایسی بلندی پر ہونا چاہیئے کہ جو روحانیت کو نہیں مانتے وہ بھی قائل ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے سعی، کوشش اور مجاہدہ چاہیئے۔ اس لئے ہر قربانی اس راہ میں دینے کا عہد کریں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ خدام اور لجنات وغیرہ کی مرکزی شاخوں کا کام ہوگا کہ وہ اس منصوبے کے مطابق بتائیں کہ مثلاً اچھی صحت کے لئے کون سے کھانے کھائے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے کہا ہے کہ اچھی صحت کے لئے سویابین کھائیں۔ یہ ان تنظیموں کا کام ہے کہ وہ بتائیں کہ کس چیز کے کھانے سے پرہیز کیا جائے اور کیا کیا کھایا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سب تیاریاں کرنی پڑیں گی کیونکہ اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ اس لئے یا تو آپ آگے بڑھیں یا اللہ تعالیٰ کوئی اور قوم آگے لے آئے گا۔ اس لئے تم کو چاہیئے کہ وحی الٰہی کی اتباع کرو اور بیدار رہ کر اور سستی نہ دکھا کر ہر حکم کو مانو۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اسے کسی سست یا داغدار آدمی کی ضرورت نہیں۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ محمدؐ کا جھنڈا ہر گھر پر لہرائے گا۔ پس ڈرتے ڈرتے دعاؤں سے زندگی کے دن گزارو۔ حضور نے دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ دے، عقل عطا کرے اور اللہ ان کو بھی جو آپ کی قیادت پر مامور ہیں عقل اور سمجھ دے۔

آخر میں حضور نے دعا کروائی اور اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ابن محترم چوہدری عبدالمالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار سکنہ بہلول پور ضلع فیصل آباد کی ۱۲ ستمبر ۱۹۸۱ء کو ناگہانی رحلت کے سلسلہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و عنایت اظہار تعزیت فرما کر ہم ناچیز خادموں کی بطور خاص دلداری فرمائی نیز محترمہ سیدہ حضرت بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ حضرت ام امۃ المتین صاحبہ۔ محترمہ سیدہ حضرت مہر آپا صاحبہ و متعدد دیگر ممبران و ممبرات خاندان حضرت اقدس نے ہمارے ہاں بدیں تعلق تشریف لا کر کرم فرمائی کی نیز بہت سے دیگر احباب نے بغرض افسوس ہمارے ہاں تشریف لا کر اور بذریعہ تار و خطوط اظہار ہمدردی فرما کر ہماری غمگساری اور دلبستگی فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ہم سبھی مذکورہ بالا احباب کے صدقدل سے شکرگزار اور احسان مند ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی خصوصی رحمتوں، عنایتوں، برکتوں اور نوازشوں سے نوازے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو اپنی خوشنودی اور رضا کے انعامات مرحمت فرمائے نیز ان کے زخم مندمل فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین!)

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ بنصرہ)

صلاح الدین احمد
(مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

میرے ابا جان محترم چوہدری عبداللطیف صاحب قادیانی آف پاونیر الیکٹرک کمپنی ملتان کی اچانک وفات حسرت آیات پر خاندانِ حضرت اقدس، اندرون ملک و بیرونِ ملک سے کثیر تعداد میں بزرگوں، دوستوں اور احباب نے ٹیلیفون، تار و خطوط کے ذریعہ اظہار ہمدردی و تعزیت کیا۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں میں اخبار ہذا کے ذریعہ ان جملہ بزرگوں و دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے ابا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنی رحمتِ خاص سے نوازے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(چوہدری نصیر احمد ۲۹۷ بی گلگشت کالونی۔ ملتان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

آپریشن سے پہلے چار کیپسولز
کی کیور (CURE) آپریشن سے بچا سکتی ہے

آنکھ کا پھولنا۔ ناسور۔ گوہانجنی۔ مگرے (موتیا بند .....؟) ناک کی بندش۔ ٹانسز۔ خنازیر۔ موہکے۔
کان بہنا۔ پھوڑے۔ رسولیاں۔ گلٹیاں بھگندر۔
بواسیر۔ فیشر۔ کانچ نکلنا۔ فسچولا۔
معدہ کا السر وغیرہ امراض۔

۱۴۰ کیورز (CURES) ۱۵ روپے فی کیور۔ لٹریچر مفت
کیور ٹیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)
میں ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو مطب میں
حاضر ہوں گے
جمعرات ۳ بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر:۔ مشہور دواخانہ ربوہ